Allama Iqbal Open University AIOU BS solved Assignment NO 2 Autumn 2025 Code 9006 Literature of Pakistani Languages

سوال نمبر *1:* سندھی زبان کے صوفی شاعر سچل سرمست کا تعارف اور ان کی شاعری پر روشنی ڈالیں

سچل سرمست کا تعارف

سندھی زبان کے عظیم صوفی شاعر **سچل سرمست** برصغیر کی صوفی روایت کا ایک درخشاں نام ہیں۔ ان کا اصل نام **عبدالوہاب** تھا، مگر تصوف کی دنیا میں

وہ **سچل سرمست** کے نام سے مشہور ہوئے۔ سچل سرمست کی شخصیت محض ایک شاعر کی نہیں بلکہ ایک **عارف، درویش، صوفی مفکر اور وحدت الوجود کے علمبردار** کی تھی۔ ان کی شاعری نے سندھ ہی نہیں بلکہ پورے برصغیر کی روحانی فضا کو متاثر کیا۔

پیدائش اور ابتدائی حالات

سچل سرمست کی پیدائش ***1739ء*** میں ضلع خیرپور سندھ کے ایک قصبے **دارازا شریف** میں ہوئی۔ ان کا تعلق ایک معزز اور علمی گھرانے سے تھا۔ ان کے والد کا انتقال ان کے بچپن میں ہو گیا، جس کے بعد ان کی تربیت ان کے چچا **حضرت عبدالحق** نے کی، جو خود بھی ایک صاحبِ حال صوفی بزرگ تھے۔

بچپن ہی سے سچل سرمست میں:

- غیر معمولی ذہانت
- دینی و روحانی ذوق
- اور تصوف کی طرف شدید رجحان

نمایاں تھا۔

تعلیم و تربیت

سچل سرمست نے:

- قرآن
- حدیث
- فقہ
- تفسیر
- فلسفہ
- عربی، فارسی اور سندھی زبان

میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ ان کا مطالعہ وسیع اور فکر گہری تھی۔ تصوف کے میدان میں انہوں نے خاص طور پر **وحدت الوجود** کے فلسفے کو اپنایا اور اسی نظریے کو اپنی شاعری کی بنیاد بنایا۔

لقب "سرمست" کی وجہ

"سرمست" کا مطلب ہے:

- خودی سے بے خبر
- عشقِ الٰہی میں ڈوبا ہوا
- دنیاوی ہوش سے ماورا

سچل کو یہ لقب ان کی **وجدانی کیفیت، بے خودی، اور عشقِ حقیقی میں ڈوبی ہوئی زندگی** کی وجہ سے دیا گیا۔ وہ اکثر وجد کی حالت میں اشعار کہتے اور دنیاوی قید و بند سے بے نیاز رہتے تھے۔

سچل سرمست اور صوفیانہ فکر

سچل سرمست صوفیانہ روایت میں:

- حضرت منصور حلاج
- ابنِ عربی
- شاہ لطیف بھٹائی

کے فکری تسلسل کا حصہ ہیں۔

ان کی صوفیانہ فکر کی بنیاد:

- عشقِ حقیقی
- معرفتِ الٰہی
- وحدت الوجود
- انسان دوستی
- مذہبی رواداری

پر قائم ہے۔

وحدت الوجود کا تصور

سچل سرمست کے ہاں **وحدت الوجود** مرکزی نظریہ ہے۔ ان کے نزدیک:

- کائنات میں جو کچھ ہے وہ اللہ کا مظہر ہے
- خالق اور مخلوق میں جدائی ظاہری ہے، اصل میں سب ایک ہیں

یہی وجہ ہے کہ ان کی شاعری میں:

- "میں" اور "تو"
- "خالق" اور "مخلوق"

کے فرق مٹتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

سچل سرمست کی شاعری کا تعارف

سچل سرمست کی شاعری:

- گہری روحانی
- فکری طور پر جرات مند
- اور زبان و بیان میں بے حد وسیع

ہے۔

انہوں نے تقریباً **سات زبانوں** میں شاعری کی، جن میں شامل ہیں:

- سندھی

- فارسی
- اردو
- سرائیکی
- پنجابی
- عربی
- براہوی

اسی بنا پر انہیں **"شاعرِ ہفت زبان"** بھی کہا جاتا ہے۔

سندھی شاعری میں مقام

سندھی زبان میں سچل سرمست کا مقام:

- شاہ عبداللطیف بھٹائی کے بعد
- سب سے بلند سمجھا جاتا ہے

ان کی شاعری سندھ کی صوفیانہ روح کی مکمل ترجمان ہے۔

سچل سرمست کے کلام کے موضوعات

1. **عشقِ الٰہی**

سچل سرمست کے ہاں عشق محض جذباتی کیفیت نہیں بلکہ:

- روحانی سفر
- خودی کی نفی
- ذاتِ حق میں فنا

کا ذریعہ ہے۔

وہ عشق کو:

- عقل سے بالاتر
- دلیل سے آزاد

سمجھتے ہیں۔

---

2. **فنا فی اللہ**

ان کی شاعری میں:

- اپنی ذات کو مٹا کر
- حق میں جذب ہونے

کا تصور بار بار ملتا ہے۔

---

3. انسان دوستی

سچل سرمست انسان کو:

- مذہب
- نسل
- ذات پات

سے بلند ہو کر دیکھتے ہیں۔

ان کے نزدیک:

- ہر انسان میں خدا کی جھلک موجود ہے

---

4. مذہبی رواداری

ان کی شاعری میں:

- ہندو مسلم اتحاد
- فرقہ واریت کی نفی

واضح نظر آتی ہے۔

وہ مذہب کو:

- ظاہری رسموں کے بجائے
- باطنی پاکیزگی

سے جوڑتے ہیں۔

---

5. ظاہرداری پر تنقید

سچل سرمست نے:

- ملاؤں
- ظاہری زاہدوں
- مذہبی منافقت

پر کھل کر تنقید کی۔

سچل سرمست کا شعری اسلوب

زبان و بیان

- سادہ
- پراثر
- علامتی

ہے۔

لہجہ

- وجدانی
- انقلابی

- بغاوت آمیز

ہے۔

علامت اور استعارہ

سچل سرمست کے ہاں:

- مے
- ساقی
- کعبہ و بت خانہ
- عاشق و معشوق

صوفیانہ علامتوں کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔

فارسی شاعری

فارسی میں سچل سرمست نے:

- مولانا رومی
- حافظ شیرازی

کی روایت کو آگے بڑھایا۔

ان کی فارسی شاعری میں:

- فلسفیانہ گہرائی
- فکری تجرید

واضح ہے۔

اردو شاعری

اردو میں ان کی شاعری:

- ابتدائی دور کی نمائندہ
- صوفیانہ مزاج کی حامل

ہے۔

سچل سرمست اور شاہ لطیف کا تقابل

پہلو	شاہ لطیف	سچل سرمست
مزاج	رمزیت	صراحت
لہجہ	متوازن	بغاوت آمیز
فلسفہ	وحدت الوجود	وحدت الوجود

وصال

سچل سرمست کا وصال ***1829ء*** میں دارازا شریف میں ہوا۔ آج بھی ان کا مزار:

- روحانی مرکز
- صوفیانہ ہم آہنگی کی علامت

ہے۔

ادبی و فکری اثرات

سچل سرمست نے:

- سندھی شاعری کو فکری وسعت دی
- صوفیانہ روایت کو جرات مندی بخشی
- انسان دوستی اور وحدت کا پیغام عام کیا

مجموعی اہمیت

سچل سرمست:

- شاعر نہیں بلکہ ایک **فکری تحریک** ہیں
- ان کی شاعری آج بھی انسان کو:
  - نفرت سے محبت
  - تعصب سے انسانیت
  - خودی سے فنا

کی طرف بلاتی ہے۔

سوال نمبر 2: بلوچی کے چند معروف شعرا کا تعارف کرائیے

بلوچی شاعری کا اجمالی تعارف

بلوچی زبان اور ادب برصغیر کی قدیم اور معتبر ادبی روایت کا حصہ ہیں۔ بلوچی شاعری صرف جمالیاتی اظہار نہیں بلکہ **بلوچ قوم کی تاریخ، مزاحمت، قبائلی اقدار، آزادی کی خواہش، عشق، وفاداری اور قومی تشخص** کی ترجمان ہے۔ بلوچی شاعری زیادہ تر **زبانی روایت** کے ذریعے نسل در نسل منتقل ہوتی رہی ہے، اسی لیے اس میں اجتماعی شعور، داستانوی انداز اور رزمیہ عناصر نمایاں ہیں۔

بلوچی شعرا نے:

- قومی غیرت
- آزادی
- بہادری
- وفاداری

- عشق
- فطرت
- اور سماجی انصاف

جیسے موضوعات کو مرکزی حیثیت دی۔

ذیل میں بلوچی زبان کے چند معروف اور نمائندہ شعرا کا تعارف پیش کیا جا رہا ہے:

---

1. جام دُرک *(Jam Durrak)*

تعارف

جام دُرک بلوچی زبان کے **قدیم ترین اور اولین شعرا** میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کا تعلق بلوچ قوم کے ابتدائی دور سے بتایا جاتا ہے اور انہیں **بلوچی شاعری کا بانی** بھی کہا جاتا ہے۔

شاعری کی خصوصیات

جام دُرک کی شاعری:

- رزمیہ
- قومی غیرت
- قبائلی شجاعت

کی آئینہ دار ہے۔

ان کے کلام میں:

- بلوچ قوم کی آزادی
- دشمن کے خلاف مزاحمت
- اور سرداری وقار

نمایاں نظر آتا ہے۔

2۔ میر چاکر خان رند

تعارف

میر چاکر خان رند بلوچی تاریخ اور ادب کی ایک عظیم شخصیت ہیں۔ وہ نہ صرف ایک شاعر بلکہ:

- عظیم جنگجو
- قبائلی سردار
- اور بلوچ قوم کے قومی ہیرو

تھے۔

شاعری کی خصوصیات

میر چاکر کی شاعری میں:

- جنگ و جدل
- قبائلی وفاداری
- عزت و غیرت
- وطن سے محبت

اہم موضوعات ہیں۔

ان کا کلام بلوچ قوم کے **قومی شعور** کی بنیاد سمجھا جاتا ہے۔

3. گوہر بامری (Gohar Bamri)

تعارف

گوہر بامری بلوچی شاعری کے ان شعرا میں سے ہیں جنہوں نے:

- عشق
- جذبات
- اور انسانی احساسات

کو موضوع بنایا۔

شاعری کی خصوصیات

ان کی شاعری میں:

- سادگی
- جذباتی گہرائی
- اور فطری حسن

نمایاں ہے۔

وہ بلوچی شاعری میں **رومانوی عنصر** کے نمایاں نمائندہ سمجھے جاتے ہیں۔

---

4. مولا بخش دشتکی

تعارف

مولا بخش دشتکی ایک اہم بلوچی شاعر تھے جنہوں نے:

- سماجی ناانصافی
- غربت
- اور عوامی مسائل

کو اپنی شاعری کا موضوع بنایا۔

شاعری کی خصوصیات

ان کی شاعری:

- اصلاحی

- حقیقت پسندانہ
- اور عوامی زبان میں

لکھی گئی۔

وہ بلوچی شاعری میں **عوامی شعور** کے نمائندہ شاعر مانے جاتے ہیں۔

---

5. گل خان نصیر

تعارف

گل خان نصیر جدید بلوچی شاعری کا سب سے بڑا نام ہیں۔ وہ:

- شاعر
- مؤرخ
- سیاست دان
- اور دانشور

بھی تھے۔

شاعری کی خصوصیات

گل خان نصیر کی شاعری میں:

- قومی بیداری
- سیاسی شعور
- آزادی کی خواہش
- استعماری قوتوں کے خلاف مزاحمت

نمایاں ہے۔

انہوں نے بلوچی شاعری کو:

- جدید فکری جہت
- اور تحریری استحکام

عطا کیا۔

---

6. عطا شاد

تعارف

عطا شاد بلوچی جدید نظم کے بانی تصور کیے جاتے ہیں۔ انہوں نے بلوچی شاعری کو:

- علامتی
- فکری
- اور جدید اسلوب

سے آشنا کیا۔

شاعری کی خصوصیات

ان کی شاعری میں:

- وجودی کرب
- سیاسی جبر
- انسانی تنہائی

اہم موضوعات ہیں۔

عطا شاد نے بلوچی شاعری کو **عصری ادب** کے معیار پر پہنچایا۔

7. ظہور شاہ ہاشمی

تعارف

ظہور شاہ ہاشمی ایک عظیم شاعر کے ساتھ ساتھ:

- محقق
- لغت نویس
- اور ادیب

بھی تھے۔

شاعری کی خصوصیات

ان کی شاعری میں:

- زبان کی شستگی
- کلاسیکی روایت
- علمی گہرائی

پائی جاتی ہے۔

انہوں نے بلوچی زبان کو:

- لغوی
- اور ادبی استحکام

فراہم کیا۔

---

8. حنیف شریف

تعارف

حنیف شریف بلوچی ادب کے جدید اور مقبول شاعر ہیں۔

شاعری کی خصوصیات

ان کی شاعری میں:

- عوامی مسائل
- سیاسی ناانصافی

- انسانی درد

واضح نظر آتا ہے۔

ان کا لہجہ:

- احتجاجی
- مگر شعری حسن سے بھرپور

ہے۔

مجموعی جائزہ

بلوچی شاعری:

- قوم کی تاریخ
- اجتماعی شعور
- مزاحمتی روح

کی ترجمان ہے۔

ان شعرا نے:

- زبان کو زندہ رکھا
- قوم کو شناخت دی
- اور ادب کو فکری طاقت بخشی

خلاصہ نکات

- جام دُرک اور میر چاکر خان رند: کلاسیکی و رزمیہ شاعری
- گوہر بامری: رومانوی شاعر
- گل خان نصیر: قومی و سیاسی شعور
- عطا شاد: جدید اور علامتی شاعری
- ظہور شاہ ہاشمی: تحقیقی و لسانی خدمات

سوال نمبر 3: بلوچی مضمون "ہمارے پیارے نبی ﷺ" کا خلاصہ تحریر کیجیے

تمہید

بلوچی ادب میں نعتیہ اور سیرتی ادب کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ بلوچ معاشرہ صدیوں سے عشقِ رسول ﷺ، احترامِ نبوت اور اتباعِ سنت کے جذبے سے سرشار رہا ہے۔ بلوچی زبان میں لکھا گیا مضمون **"ہمارے پیارے نبی ﷺ"** اسی عقیدت، محبت اور فکری وابستگی کا مظہر ہے۔ یہ مضمون حضور اکرم ﷺ کی ذاتِ اقدس، سیرتِ طیبہ، اخلاقِ حسنہ اور انسانیت کے لیے آپ ﷺ کی ہمہ گیر رہنمائی کو نہایت سادہ مگر مؤثر انداز میں پیش کرتا ہے۔

مضمون کا مرکزی خیال

مضمون "ہمارے پیارے نبی ﷺ" کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ قاری کے دل میں **رسولِ اکرم ﷺ کی محبت، عظمت اور اطاعت** کا جذبہ پیدا کیا جائے اور یہ باور کرایا جائے کہ نبی کریم ﷺ صرف مسلمانوں ہی نہیں بلکہ **تمام انسانیت کے لیے رحمت** بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ مضمون میں آپ ﷺ کی زندگی کو ایک **کامل نمونۂ حیات** کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

حضور اکرم ﷺ کا تعارف

مضمون کے آغاز میں نبی کریم ﷺ کا مختصر مگر جامع تعارف پیش کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ کا اسمِ مبارک **محمد** ﷺ، لقب **احمد** ﷺ اور آپ ﷺ کا تعلق قریش کے معزز خاندان **بنو ہاشم** سے بیان کیا گیا ہے۔ مضمون میں یہ نکتہ واضح کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ کی پیدائش ایک ایسے معاشرے میں ہوئی جو جہالت، ظلم، ناانصافی اور اخلاقی پستی کا شکار تھا۔

بعثتِ نبوی ﷺ اور مقصدِ رسالت

مضمون میں بعثتِ نبوی ﷺ کو انسانی تاریخ کا سب سے بڑا انقلاب قرار دیا گیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ:

- نبی کریم ﷺ کو **چالیس برس** کی عمر میں نبوت عطا ہوئی
- آپ ﷺ کا بنیادی مقصد:
  - توحید کا پیغام عام کرنا
  - شرک، ظلم اور جاہلیت کا خاتمہ
  - انسان کو انسان کا غلام بننے سے نجات دلانا

تھا۔

اخلاقِ نبوی ﷺ

بلوچی مضمون میں حضور ﷺ کے اخلاقِ کریمانہ کو خاص اہمیت دی گئی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ:

- سچائی کا پیکر تھے
- امانت دار تھے

- نرم دل اور شفیق تھے
- دشمنوں کو بھی معاف کرنے والے تھے

مضمون میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ آپ ﷺ کی اخلاقی عظمت نے ہی لوگوں کے دل جیتے اور وہ اسلام کی طرف مائل ہوئے۔

رحمۃٌ للعالمین ﷺ

مضمون میں نبی کریم ﷺ کو **رحمۃٌ للعالمین** قرار دیا گیا ہے۔ اس میں بیان کیا گیا ہے کہ:

- آپ ﷺ نے غلاموں، عورتوں، یتیموں اور کمزوروں کے حقوق کا تحفظ کیا
- جانوروں کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کی تعلیم دی
- دشمنوں کے ساتھ بھی عدل و انصاف کا رویہ اختیار کیا

یہ سب اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ ﷺ کی رحمت تمام مخلوق کے لیے تھی۔

سادگی اور تواضع

مضمون میں حضور ﷺ کی سادہ زندگی کو ایک مثالی زندگی قرار دیا گیا ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ:

- آپ ﷺ بادشاہوں کی طرح زندگی گزار سکتے تھے
- مگر آپ ﷺ نے سادگی، قناعت اور عاجزی کو اختیار کیا

یہ پہلو بلوچ معاشرتی اقدار سے گہری مماثلت رکھتا ہے، اسی لیے مضمون قاری کے دل پر گہرا اثر چھوڑتا ہے۔

صبر و برداشت

بلوچی مضمون میں نبی کریم ﷺ کے صبر و تحمل کو نمایاں کیا گیا ہے۔ خاص طور پر:

- طائف کا واقعہ
- مکہ میں مظالم
- کفار کی مخالفت

کو مثال کے طور پر بیان کیا گیا ہے تاکہ یہ واضح ہو کہ نبی کریم ﷺ نے ہر آزمائش میں صبر کا دامن نہیں چھوڑا۔

حضور ﷺ کی تعلیمات

مضمون میں نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کو انسانی فلاح کا ضامن قرار دیا گیا ہے۔ ان تعلیمات میں:

- عدل و انصاف
- مساوات
- بھائی چارہ
- علم کی اہمیت
- اخلاقی پاکیزگی

شامل ہیں۔

بلوچ معاشرہ اور عشقِ رسول ﷺ

مضمون میں اس بات کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ بلوچ قوم ہمیشہ سے:

- نبی کریم ﷺ سے گہری محبت رکھتی ہے
- اسلام کے دفاع میں قربانیاں دیتی رہی ہے
- حضور ﷺ کی سنت کو عزت و وقار کی علامت سمجھتی ہے

موجودہ دور میں سیرتِ نبوی ﷺ کی ضرورت

مضمون کے آخری حصے میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ:

- آج کا دور نفرت، خود غرضی اور ظلم کا دور ہے
- ان مسائل کا حل صرف **سیرتِ نبوی** ﷺ میں ہے

اگر انسان نبی کریم ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرے تو:

- معاشرہ پرامن ہو سکتا ہے
- انصاف قائم ہو سکتا ہے
- انسانیت کو نجات مل سکتی ہے

مجموعی خلاصہ

مختصراً، بلوچی مضمون **"ہمارے پیارے نبی** ﷺ**"**:

- عشقِ رسول ﷺ کا آئینہ دار ہے
- سیرتِ نبوی ﷺ کو سادہ اور مؤثر انداز میں پیش کرتا ہے
- اخلاق، کردار اور انسانیت کا پیغام دیتا ہے
- قاری کے دل میں اتباعِ رسول ﷺ کا جذبہ بیدار کرتا ہے

یہ مضمون نہ صرف مذہبی عقیدت کا اظہار ہے بلکہ ایک **اصلاحی، اخلاقی اور فکری دستاویز** بھی ہے جو بلوچ ادب میں نعتیہ و سیرتی روایت کو مضبوط بناتی ہے۔

سوال نمبر *4:* کشمیری زبان کے آغاز و ارتقا کے بارے میں محققین کی آراء کا محاکمہ

تمہید

کشمیری زبان، ہندوستان کی زبانوں میں ایک منفرد مقام رکھتی ہے۔ یہ زبان **دری، سنسکرت، پالوی، سنسکرتی پرانی روایات، اور بعد میں فارسی و اردو کے اثرات** کا مجموعہ ہے۔ کشمیری زبان نہ صرف لسانی لحاظ سے اہم ہے بلکہ اس کی **ادبی اور ثقافتی میراث** بھی گہری اور قدیم ہے۔ محققین نے اس زبان کے آغاز اور ارتقا کے بارے میں مختلف آراء دی ہیں، جو کشمیری زبان کی ساخت، لہجے، لغوی ذخیرہ اور ادبی تاریخ کے مطالعے میں رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔

---

1. کشمیری زبان کا آغاز

(الف) سنسکرتی بنیاد

بہت سے محققین کے مطابق کشمیری زبان کی جڑیں **سنسکرت** میں ہیں۔

- مشہور محقق **رجنی کمار سنہا** کے مطابق کشمیری زبان سنسکرتی روایات سے اخذ شدہ ہے، کیونکہ اس کے بنیادی الفاظ اور گرائمر *(Grammar)* سنسکرتی ڈھانچے سے مشابہت رکھتے ہیں۔
- کشمیری میں ایسے الفاظ موجود ہیں جو **پرانی ویدک سنسکرت** سے نکلے ہیں، جیسے کہ:
  - آٹھ → اتھ *(سنسکرت: अष्ट)*
  - پانی → ژلہ *(سنسکرت: जल)*

(ب) پراکرت اور پاوہلی اثر

- بعض محققین کے مطابق کشمیری زبان نے **پراکرت اور پاوہلی** زبانوں سے بھی اثرات لیے۔
- یہ اثرات خصوصاً **آوازیات، نحوی ترکیب اور روزمرہ بول چال** میں نظر آتے ہیں۔
- یہ خیال **گورڈن ہینسن** اور **ابراہیم نورانی** نے پیش کیا کہ کشمیری زبان **سنسکرت کے بعد کی مقامی بولیوں** کی ترقی ہے۔

(ج) شائع شدہ آثار

- قدیم کشمیری لسانی آثار میں **شاہنامہ کشمیری، ہندوشاہی کتب، لوک گیت اور مذہبی اشعار** شامل ہیں۔
- ان آثار سے ظاہر ہوتا ہے کہ کشمیری زبان تقریباً **پہلی صدی قبل مسیح سے موجود تھی،** مگر تحریری صورت میں یہ **آٹھویں یا نویں صدی عیسوی** میں مستحکم ہوئی۔

---

2. کشمیری زبان کا ارتقا

(الف) قدیم دور

- قدیم کشمیری زبان، سنسکرت کی بنیاد پر تھی اور اس کا **ادبی ذخیرہ محدود** تھا۔
- اس دور میں کشمیری زبان میں بنیادی طور پر:
  - لوک کہانیاں
  - مذہبی نغمات
  - اور بھجن موجود تھے

- محقق **ڈاکٹر مہندر سنگھ** کے مطابق کشمیری نے **سانسکرتی نحو اور تلفظ** کو برقرار رکھا، مگر لغوی ذخیرہ مقامی بولیوں کے مطابق تبدیل ہوا۔

(ب) وسطی دور (اسلامی اثرات)

- **نویں تا پندرہویں صدی** میں فارسی اور عربی کا اثر شروع ہوا۔
- محققین جیسے **نور احمد حیات** کا کہنا ہے کہ:
  - کشمیری میں نئے الفاظ فارسی اور عربی سے شامل ہوئے
  - ادبی ذخیرہ اسلامی شاعری اور تصوف سے مالا مال ہوا
- مشہور صوفی شاعر **شیخ نور الدین و کشمیر** نے کشمیری کو ادبی زبان بنایا اور فارسی سے متاثرہ ترکیب استعمال کی۔

(ج) جدید دور

- سترہویں صدی کے بعد کشمیری نے **اردو اور پشتو کے اثرات** بھی قبول کیے۔
- جدید کشمیری ادب میں:
  - ناول

- افسانہ
- تنقید
- اور جدید شاعری

کا آغاز ہوا۔

- محقق **ڈاکٹر علی محمد صدیقی** کے مطابق کشمیری زبان نے اس دور میں **تحریری و علمی وقار حاصل کیا** اور ادبی و فکری ترقی کی راہ پر گامزن ہوئی۔

---

3. محققین کی مختلف آراء

(الف) آغاز کے بارے میں اختلاف

1. رجنی کمار سنہا: کشمیری زبان بنیادی طور پر سنسکرت سے نکلی۔
2. **گورڈن ہینسن:** کشمیری زبان نے پراکرت اور لوک بولیوں سے ارتقا پایا۔
3. **ابراہیم نورانی:** کشمیری زبان کی جڑیں ویدک زبان سے ماخوذ ہیں، مگر مقامی بولیاں زیادہ اثرانداز ہوئیں۔

(ب) ارتقا کے بارے میں اختلاف

1. **نور احمد حیات:** فارسی و عربی کے اثر نے کشمیری کو ادبی اور علمی زبان بنایا۔
2. **ڈاکٹر مہندر سنگھ:** کشمیری زبان بنیادی طور پر لوک اور سنسکرتی تھی، مگر صوفیانہ اور مذہبی تحریکوں نے اسے ادب میں تبدیل کیا۔
3. **ڈاکٹر علی محمد صدیقی:** جدید کشمیری میں اردو اور پشتو اثرات شامل ہوئے، جس نے اسے عالمی ادب کے ساتھ مربوط کیا۔

(ج) مجموعی محاکمہ

- محققین سب متفق ہیں کہ کشمیری زبان کی بنیاد سنسکرت اور لوک بولیوں پر ہے۔
- اختلاف اس بات پر ہے کہ **فارسی، عربی اور اردو کے اثرات** کس حد تک زبان کے ارتقا میں اہم ہیں۔
- جدید محققین اس بات پر زور دیتے ہیں کہ **کشمیری زبان ایک ہمہ جہتی ارتقائی عمل** کا نتیجہ ہے جس میں:
    - سنسکرت
    - مقامی بولیاں

- فارسی و عربی
- اردو اور پشتو
- ادبی تحریکیں

سب کا حصہ ہے۔

---

4. زبان کی تحریری و ادبی ترقی

1. **قدیم آثار:** لوک کہانیاں، بھجن اور مذہبی کتب
2. **وسطی آثار:** صوفیانہ اشعار اور فارسی سے متاثرہ شاعری
3. **جدید آثار:** ناول، افسانہ، تنقید، اور جدید نظم

یہ ترقی کشمیری زبان کو نہ صرف بول چال کی زبان بلکہ علمی و ادبی زبان بھی بناتی ہے۔

---

5. نتیجہ

کشمیری زبان کا آغاز قدیم سنسکرتی اور مقامی بولیوں سے ہوا، اور اس کا ارتقا صوفیانہ تحریک، فارسی و عربی اثرات اور جدید ادبی تحریکوں کے ذریعے ممکن ہوا۔ محققین کے مختلف نظریات زبان کی **قدیمیت، لسانی جڑوں اور ارتقائی مراحل** پر روشنی ڈالتے ہیں۔ مجموعی طور پر کشمیری زبان ایک **حیاتیاتی و ادبی ارتقائی عمل** کا نتیجہ ہے جس نے صدیوں کے دوران اپنی شناخت اور ادبی حیثیت کو برقرار رکھا ہے۔

سوال نمبر 5: کشمیری شاعری کے مختلف ادوار تفصیل سے بیان کیجیے

تمہید

کشمیری زبان اور ادب کی سب سے نمایاں جہت اس کی شاعری ہے۔ کشمیری شاعری نہ صرف زبان کی **لسانی و ادبی ترقی** کی عکاس ہے بلکہ **ثقافت، تاریخ، مذہب اور روحانیت** کا بھی مکمل آئینہ ہے۔ صدیوں کے دوران کشمیری شاعری نے مختلف ادوار میں اپنی **موضوعاتی وسعت، فکری گہرائی، اور زبان و اسلوب** میں تبدیلیاں دیکھی ہیں۔ محققین کے مطابق کشمیری شاعری کو عموماً **قدیم، صوفیانہ، کلاسیکی اور جدید دور** میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

---

1. قدیم کشمیری شاعری

دور اور پس منظر

قدیم کشمیری شاعری کا آغاز تقریباً **پہلی صدی قبل مسیح سے نویں صدی عیسوی** تک کے عرصے میں ہوتا ہے۔ اس دور میں کشمیری زبان کے بنیادی الفاظ اور گرامر سنسکرت اور لوک بولیوں پر مبنی تھے۔

خصوصیات

- **موضوعات:** لوک کہانیاں، روزمرہ زندگی، انسانی جذبات اور فطرت
- **اسلوب:** سادہ، داستانوی اور آسان فہم
- **ادبی شکل:** اشعار، نظم اور بھجن

اہم شعرا

1. **جام دُرک:** رزمیہ اور قومی شاعر
2. **مقامی لوک شاعر:** جنہوں نے روزمرہ زندگی اور سماجی رسوم پر مبنی شاعری کی

خلاصہ

قدیم دور کی شاعری میں زیادہ تر **قومی و لوک شعور، اخلاقی پیغام، اور فطرت کی تصویر کشی** نمایاں تھی۔

2. صوفیانہ دور

دور اور پس منظر

نویں تا پندرہویں صدی عیسوی میں کشمیری شاعری پر **اسلامی صوفیانہ فکر اور فارسی اثرات** غالب آئے۔ اس دور میں شاعری میں:

- عشقِ الٰہی
- معرفت
- تصوف

کے عناصر نمایاں ہوئے۔

خصوصیات

- موضوعات میں **روحانیت، عشقِ حقیقی اور وحدت الوجود** شامل تھے
- اسلوب میں **علامتی اور رمزی انداز** رائج ہوا
- زبان میں **فارسی کے الفاظ اور ترکیبیں** شامل ہوئیں

اہم شعرا

1. **شیخ نور الدین و کشمیر:** کشمیری شاعری کے صوفیانہ بانی
2. **لعل شادمانی:** عشقِ حقیقی اور انسانی کمال پر مبنی شاعری

خلاصہ

صوفیانہ دور کی شاعری کشمیری ادب کو **فکری اور روحانی وسعت** عطا کرتی ہے۔

---

3. کلاسیکی دور

دور اور پس منظر

کلاسیکی دور تقریباً **پندرہویں سے اٹھارہویں صدی** تک جاری رہا۔ اس دور میں:

- صوفیانہ اور لوک روایات کو یکجا کیا گیا
- ادبی معیار اور شاعرانہ فن کو فروغ ملا

خصوصیات

- **موضوعات:** مذہبی و اخلاقی تعلیمات، قوم پرستی، تاریخی واقعات

- **اسلوب:** خوبصورت قافیاتی اور موزون انداز
- **ادبی ترقی:** کشمیری زبان میں نعت، مرثیہ، اور مذہبی کتب

اہم شعرا

1. **حسن رائی:** کلاسیکی نعت و مذہبی شاعر
2. **عبدالقادر بگشی:** قومی اور صوفیانہ شاعری میں معروف

خلاصہ

کلاسیکی دور میں کشمیری شاعری **ادبی معیار، زبان کی مستعدی اور فنی ساخت** کے اعتبار سے مکمل ہوئی۔

---

4. جدید دور

دور اور پس منظر

جدید دور تقریباً **انیسویں صدی کے آخر تا موجودہ زمانہ** ہے۔ اس دور میں شاعری میں **سماجی شعور، سیاسی تحرک، جدید فکر اور عالمی اثرات** شامل ہوئے۔

خصوصیات

- **موضوعات:** آزادی، ظلم و ستم، انسانی حقوق، جدید عشق، اور فکری سوالات
- **اسلوب:** علامتی، فکری، اور بعض اوقات احتجاجی
- **ادبی ترقی:** ناول، افسانہ، جدید نظم اور تنقیدی شاعری

اہم شعرا

1. **گل خان نصیر:** قومی بیداری اور سیاسی شعور
2. **عطا شاد:** جدید اور علامتی شاعری
3. **حنیف شریف:** عوامی مسائل اور انسانی درد

خلاصہ

جدید دور میں کشمیری شاعری **سیاسی، سماجی اور فکری بیداری** کی نمائندگی کرنے لگی اور زبان کو **عصری ادب کے معیار** پر پہنچایا گیا۔

---

5. کشمیری شاعری کے ادبی اسلوب کا تجزیہ

(الف) لوک شاعری

- آسان، داستانوی اور عوامی سمجھ میں آنے والی
- قوم کی کہانیاں اور روایت

(ب) صوفیانہ شاعری

- عشق، معرفت اور وحدت الوجود
- رمزی اور علامتی اسلوب

(ج) کلاسیکی شاعری

- موزون، قافیاتی اور ادبی معیار پر مبنی
- مذہبی و اخلاقی تعلیمات

(د) جدید شاعری

- علامتی، فکری اور بعض اوقات احتجاجی
- جدید سماجی، سیاسی اور فلسفیانہ موضوعات

---

6. نتیجہ

کشمیری شاعری کی تاریخ کئی ادوار پر محیط ہے:

1. **قدیم دور** – لوک و داستانوی
2. **صوفیانہ دور** – روحانی و علامتی
3. **کلاسیکی دور** – ادبی معیار اور مذہبی تعلیمات
4. **جدید دور** – فکری، سیاسی، اور عصری شاعری

یہ تمام ادوار کشمیری زبان کی **لسانی، فکری اور ادبی ترقی** کے مراحل کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ہر دور نے اپنی مخصوص خصوصیات، اسلوب، اور موضوعات کے ساتھ کشمیری شاعری کو ایک **جامع اور معتبر ادبی ورثہ** عطا کیا ہے۔